نوحہ

مدینے والوں نے آ کر علیؑ سے جب یہ کہا
کہ اب رسولؐ کی بیٹی کرے نہ آہ و بُکا
یا دن کو رو لے یا پھر رات کو کرے گریہ
یہ سن کے بابا کے مرقد پہنچ گئیں زہراؑ
لپٹ کے بابا کے مرقد سے یہ کیا گریہ
اے بابا آپ کو رونے پہ بھی ہے اب پہرا

رو کے زہراؑ نے کہا باپ کے مرقد پہ یہی
پسلیاں توڑ دی بابا تری امّت نے مری

زندگی بابا فقط میں نے گزاری رو کر
کیا بتاؤں کہ ستم کیسے یہ ٹوٹے مجھ پر
مجھ پہ دروازہ گرا اور زمیں پر میں گری

ساتھ بابا مرے حسنینؑ بھی دربار گئے
میں کھڑی روتی رہی اور سبھی ہنستے رہے
سرِ دربار تری لاڈلی جھٹلائی گئی

یہ بھی ٹوٹی ہے قیامت مرا محسنؑ نہ رہا
اُس گھڑی آپ کو آواز دی میں نے بابا
تھا یہ پہلو بھی شکستہ و کمر ٹوٹ گئی

کس طرح آئی ضعیفی یہ کمر کیسے جھکی
اور دربار میں ظالم کے جو مجھ پر گزری
ہائے زینبؑ کو وہ روداد میں بتلا نہ سکی

تخت پر بیٹھا تھا غاصب میں کھڑی تھی بابا
ٹکڑے تحریر کے چنتی تھی اکیلی بابا
چند گھنٹوں میں ضعیفہ تری بیٹی یوں ہوئی

چلی دربار سے بیٹوں کا سہارا لے کر
ہر قدم بڑھتا ہوا تھا یہ قیامت مجھ پر
لڑکھڑاتے ہوئے بابا میں زمیں پر بھی گری

ہائے عاصمؔ وہ قیامت کے ستم ڈھائے گئے
پسلیاں ٹوٹیں طمانچے بھی ہے جو کھائے ہوئے
آج بھی ہے اُسی بی بیؑ کی لحد ٹوٹی ہوئی

شاعرِ اہلِ بیتؑ عاصمؔ زیدی